السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں ہے۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ

یہاں الارض سے کون سی جنت کی زمین مراد ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت کے متعلق حضرت مفسرین کے تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے۔

قیل المراد الجنة

یعنی اللہ کے نیک بندے جنت کی زمین کے وارث ہوں گے۔ دوسرا قول اسی طرح ہے۔

ہی الارض المقدسة

یعنی اللہ کے نیک بندے ملک شام کی زمین کے ملک ہوں گے۔ تیسرا قول یہ ہے۔

ہی الارض الامم الکافرة یرثہا نبیا صلی اللہ علیہ وسلم وامتہ بفتحہا

یعنی اس سے مراد اگلی امتوں کے ملک ہیں۔ جن کے وارث نبی کریم ﷺ اور آپ کی امت ہوگی۔ اس تیسرے قول کو مفسرین نے ترجیح دی ہے۔ چنانچہ تفسیر فتح القدیر للشوکانی میں ہے۔

(والظاہر ان ہذا تبشیر لامتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بوراثتہ ارض الکافرین وعلیہ اکثر المفسرین (اہل حدیث گزٹ دہلی جلد 9 ش 13

ھٰذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 12 ص 132

محدث فتویٰ